روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون نمبر ۱۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۳-۷۸ نمبر ۲۶۷ | اتوار ۱۳- جمادی الثانی ۱۴۱۴ھ ‘۲۸- نبوت ۱۳۷۲ ھش ‘۲۸- نومبر ۱۹۹۳ء

موت کے نظاروں سے عبرت پکڑو

ان روزانہ موت کے نظاروں سے جو تمہاری آنکھوں کے سامنے اور تمہارے ہاتھوں میں ہوتے ہیں عبرت پکڑو اور خدا تعالیٰ سے مدد چاہو اور کاہلی اور سستی میں وقت ضائع مت کرو مطالعہ کرو اور خوب کرو۔ کہ بچہ سے لے کر جوان اور بوڑھے تک اور بھیڑ بکری‘ اونٹ وغیرہ جس قدر جاندار چیزیں ہیں۔ سب مرتے ہیں اور تم نے بھی ایک دن مرنا ہے پس وہ کیا بد قسمت انسان ہے جو اپنے وقت کو ضائع کرتا ہے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

تمام اعمال کی طرف حرکت صرف ایمان سے ہوتی ہے۔ مثلاً سمّ الفار کو اگر کوئی شخص طباشیر سمجھ لے تو بلا خوف و خطر کئی ماشوں تک کھا جاوے گا۔ اگر یقین رکھتا ہو کہ یہ زہر قاتل ہے تو ہرگز اس کو منہ کے قریب بھی نہ لائے گا۔ حقیقی نیکی کے واسطے یہ ضروری ہے کہ خدا کے وجود پر ایمان ہو‘ کیونکہ مجازی حکّام کو یہ معلوم نہیں کہ کوئی گھر کے اندر کیا کرتا ہے اور پسِ پردہ کسی کا کیا فعل ہے۔ اور اگرچہ کوئی زبان سے نیکی کا اقرار کرے‘ مگر اپنے دل کے اندر وہ جو کچھ رکھتا ہے اس کے لئے اس کو ہمارے مؤاخذہ کا خوف نہیں اور دنیا کی حکومتوں میں سے کوئی ایسی نہیں جس کا خوف انسان کو رات میں اور دن میں‘ اندھیرے میں اور اجالے میں‘ خلوت میں اور جلوت میں‘ ویرانے میں اور آبادی میں‘ گھر میں اور بازار میں ہر حالت میں یکساں ہو۔ پس درستی اخلاق کے واسطے ایسی ہستی پر ایمان کا ہونا ضروری ہے جو ہر حال اور ہر وقت میں اس کی نگران اور اس کے اعمال اور افعال اور اس کے سینہ کے بھیدوں کی شاہد ہے۔ کیونکہ دراصل نیک وہی ہے جس کا ظاہر اور باطن ایک ہو اور جس کا دل اور باہر ایک ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۰۸)

صفاتِ الٰہی پر غور کرو اور وہی صفات اپنے اندر پیدا کرو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

یہ بالکل سچی بات ہے کہ ایمان کا سرچشمہ اور اس کی ابتداء اللہ پر یقین کرنے سے شروع ہوتی ہے۔ ایمان باللہ کیا چیز ہے؟ اللہ تعالیٰ کو جمیع صفات کاملہ سے موصوف اور تمام محامد اور اسماء حسنیٰ کا مجموعہ اور مسمّٰی اور تمام بدیوں اور نقائص سے منزہ یقین کرنا اور اس کے سوا کسی شئے سے کوئی امید و بیم نہ رکھنا۔ اور کسی کو اس کا نِدّ اور شریک نہ ماننا یہ ایمان باللہ ہے۔ جب انسان اللہ تعالیٰ کو ان صفات سے موصوف یقین کرتا ہے تو ایسے خدا سے وہی قرب اور تعلق پیدا کر سکتا ہے جو خوبیوں سے موصوف اور بدیوں سے پاک ہو گا۔ پس جس جس قدر انسان فضائل کو حاصل کرتا اور رزائل کو ترک کرتا ہے اسی قدر وہ اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے قرب کے مدارج اور مراتب کو بڑھاتا اور اللہ تعالیٰ کی ولایت میں آجاتا ہے۔ کیونکہ پاک کو گندے کے ساتھ قرب کی نسبت نہیں ہو سکتی۔ اور جوں جوں رزائل کی طرف جھکتا اور فضائل سے ہٹتا ہے اسی قدر اللہ تعالیٰ کے قرب سے محروم ہو کر اس کے فیضان ولایت سے دور اور مہجور ہوتا جاتا ہے۔ یہ ایک قابل غور اصل ہے اور اس کو کبھی بھی ہاتھ سے دینا نہیں چاہئے صفات الٰہی پر غور کرو۔ اور وہی صفات اپنے اندر پیدا کرو۔ نتیجہ یہ ہو گا کہ قرب الٰہی کی راہ قریب ہوتی جائے گی۔ اور اس کی قدوسیت اور سبحانیت تمہاری پاکیزگی اور طہارت کو اپنی طرف جذب کرے گی بہت سے لوگ اس قسم کے ہیں جو خود ناپاک اور گندی ذہنیت رکھتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ کیوں ہم کو قرب الٰہی حاصل نہیں ہوتا؟ وہ نادان نہیں جانتے کہ ایسے لوگوں کو قرب الٰہی کیونکر حاصل ہو جو اپنے اندر پاکیزگی اور طہارت پیدا نہیں کرتے۔ قدوس خدا ایک ناپاک انسان سے کیسے تعلق پیدا کرے۔؟

(از خطبہ جنوری ۱۹۰۳)

درخواست دعا

○ احباب کرام سے تمام اسیران راہ مولیٰ کے لئے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کی جلد رہائی کے سامان پیدا فرمائے اور ان کی مشکلات دور فرمائے۔

○ مکرم عبد المجیب شاہد صاحب مربی سلسلہ قصور کی والدہ محترمہ کا فضل عمر ہسپتال میں ۲۸- نومبر کو پتہ کا آپریشن ہو رہا ہے۔ موصوفہ شوگر اور بلڈ پریشر کی مریضہ ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

○ احباب جماعت سے جملہ بیماروں کی شفایابی ان کی تکالیف اور پریشانیاں دور ہونے اور صحت و تندرستی والی عمر دراز عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نمایاں اعزاز

○ گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کی طالبہ عزیزہ شمائلہ نثار غوری صاحبہ بنت مکرم نثار احمد غوری صاحب بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن فیصل آباد کے زیر اہتمام منعقدہ سالانہ ادبی مقابلہ جات برائے سال ۹۴ء۔ ۹۳ء کے مقابلہ اقبالیات میں اول انعام کی حقدار قرار پائی ہیں۔ اسی طرح ضلع جھنگ میں علمی و ادبی مقابلہ جات کے اردو مباحثہ میں سیکنڈ اور اقبالیات میں تیسری پوزیشن حاصل کی ہے۔
علاوہ ازیں لجنہ اماء اللہ ربوہ کی طرف سے منعقدہ آل ربوہ تقریری مقابلہ جات میں سیکنڈ اور بلاک وائز مقابلہ جات میں فرسٹ انعام کی حقدار قرار پائی ہیں۔
اللہ تعالیٰ ان کے لئے یہ اعزاز مبارک فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۲۸ / نبوت ۱۳۷۲ھش ۲۸ / نومبر ۱۹۹۳ء

رُوحانیت اور جسمانیت

روحانیت تو قابل قدر ہے ہی۔ جسم بھی کم قابل قدر نہیں ہے۔ کہا جا سکتا ہے کہ اگر روحانیت دودھ ہے تو جسم وہ پیالہ ہے جس میں یہ دودھ پڑا ہے۔ اگر پیالے میں ایک ذرا سا بھی سوراخ ہو جائے تو دودھ بہنے لگے۔ اور ضائع ہو جائے۔ اس لئے جہاں روحانیت کو قابل قدر سمجھا جاتا ہے وہاں جسم کو بھی قابل قدر سمجھا جانا چاہئے۔ اس میں تو کوئی شک نہیں کہ اصل مقصود روحانیت ہے یا روحانیت کا دودھ۔ نہ کہ پیالہ۔ لیکن پیالہ ہو گا تو دودھ بچے گا ورنہ دودھ ضائع ہو جائے گا۔ اور یہاں پیالہ سے مراد کوئی بھی برتن جس میں دودھ رکھا جا سکے۔

کیا ہم اپنے جسم کی حفاظت کرتے ہیں۔ اس لئے نہیں کہ یہ محض ایک جسم ہے بلکہ اس لئے کہ یہ روحانیت کا برتن ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہر وہ بات جو جسم کے لئے مفید ہو وہ کریں۔ جسم کو صاف بھی رکھیں اور توانا بھی۔ اور جسم کے تمام اعضاء جو کام بھی کرتے ہیں انہیں وہ کام کرنے کے قابل رکھا جائے۔ ہر وہ بات جو ان کے اس کام میں رکاوٹ کا باعث ہو اس سے گریز کیا جائے۔ اس سے پرہیز کیا جائے۔ اور یہ بات ایک طرح سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کی قدر کرنا بھی ہے۔ آخر ہمارا جسم اللہ تعالیٰ کا احسان ہی تو ہے۔ اور ہمارے جملہ اعضاء کی قوتیں اور اہلیتیں اللہ تعالیٰ کے احسان ہی تو ہیں۔ ان کا خیال رکھنا۔ ان کی قدر کرنا اللہ تعالیٰ کے احسانوں کی قدر کرنا ہے۔

درحقیقت ہم اپنی زندگی کا لطف بھی اپنے اعضاء کی اہلیت ہی کے باعث اٹھا سکتے ہیں۔ آنکھ ٹھیک ہو تو دنیا کے نظارے ہمیں دعوت دیتے ہیں کہ ادھر دیکھو خدا کے جلوے اور اس کے نور کی کرنیں پھوٹ پھوٹ کر نکل رہی ہیں۔ کان صحیح سلامت ہوں تو ہم باتیں سنیں۔ اچھی اچھی باتیں اور آوازیں سنیں جن کو گیت بھی کہا جا سکے اور سنگیت بھی اور جو خدا کی حمد کے ترانے ہوں۔ ناک ٹھیک ہو تو خوشبوئیں سونگھیں اور لطف اندوز ہوں۔ اس طرح آپ جسم کی ہر صلاحیت پر غور کر کے دیکھیں کہ اس صلاحیت کی وجہ سے ہم کتنا حظ اٹھاتے ہیں اور کس طرح اپنی مسرت کا سامان فراہم کرتے ہیں۔

لیکن یہ بات یاد رکھنا بھی ضروری ہے کہ ہر صلاحیت کا قدم نیکی کی طرف بھی جا سکتا ہے اور برائی کی طرف بھی ہمیں نہ صرف اپنی صلاحیتوں کو نیکی کی طرف موڑنے کی کوشش کرنا ہے بلکہ انہیں ہر خرابی سے بھی بچانا ہے۔

پس روحانیت کی بھی قدر کیجئے اور اپنے جسم کی بھی۔

کاروبارِ زندگی تلپٹ نہ ہو جائے کہیں
دیکھنا کس آستانے پر جھکاتے ہو جبیں
اپنے معبودِ حقیقی کی تمہیں پہچان ہو
ناخداؤں کا سہارا کچھ سہارا تو نہیں

ابو الاقبال

نہ یہ گوہروں کی دنیا نہ یہ اختروں کی دنیا
مرے دل کے ٹکڑے اڑ کر بنی آنسوؤں کی دنیا

مجھے حکم دے دیا ہے کہ اسے حرم بنا دے
مرے چار سُو بچھا کر یہ صنم کدوں کی دنیا

تو سنا رہا ہے واعظ کسے خُلد کی بشارت
نہیں میرے وہم میں بھی کہیں راحتوں کی دنیا

نہ یہاں ہوا زمیں کی نہ فضا ہے آسماں کی
کہ جدا ہے دو جہاں سے ترے بیخودوں کی دنیا

نہ میں دل کا ساز چھیڑوں نہ میں غم کا گیت گاؤں
مرے تیرے درمیاں گر نہ ہو منظروں کی دنیا

یہ نسیم ہے کہ غم کا بہتا ہے ایک دریا
یہ گلاب و لالہ ہیں کہ ہے جراحتوں کی دنیا

روشن دین تنویر

یتامیٰ کمیٹی دار الضیافت ربوہ

حضور انور کے منصوبہ "کفالت یکصد یتامیٰ" کے بارے میں ضروری اعلانات

۱۔ امانت یکصد یتامیٰ

جو دوست یتامیٰ کی خبر گیری اور کفالت کے خواہش مند ہوں وہ ایک یتیم کی کفالت کے جملہ اخراجات ادا کر کے اس بابرکت تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں۔ مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضرورت کے لحاظ سے تین صد روپیہ ماہوار سے سات صد روپیہ تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی اس خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ ماہوار مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں۔ اس غرض کے لئے اپنی رقوم امانت "یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔

۲۔ مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثا توجہ فرمادیں

حضور انور کے ارشاد کے تحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں۔ ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشان دہی کر کے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جا سکے۔

سیکرٹری یتامیٰ کمیٹی
دار الضیافت، ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شمائل حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

حضرت مفتی محمد صادق صاحب (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) نے بیان کیا کہ

ایک دفعہ سفر جہلم کے دوران میں جب کہ حضور کو کثرت پیشاب کی شکایت تھی حضور (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) نے مجھے فرمایا کہ مفتی صاحب مجھے پیشاب کثرت کے ساتھ آتا ہے کوئی برتن لائیں جس میں پیشاب کر لیا کروں۔ میں نے تلاش کر کے ایک مٹی کا لوٹا لادیا۔ جب صبح ہوئی تو میں لوٹا اٹھانے لگا تا کہ پیشاب گرادوں مگر حضرت صاحب نے مجھے روکا اور کہا نہیں آپ نہ اٹھائیں میں خود گرادوں گا اور باوجود میرے اصرار کے ساتھ عرض کرنے کے آپ نے نہ مانا اور خود ہی لوٹا اٹھا کر مناسب جگہ پیشاب گرادیا لیکن اس کے بعد جب یہ موقعہ آیا تو میں نے بڑے اصرار کے ساتھ عرض کیا کہ میں گراؤں گا۔ جس پر حضرت صاحب نے میری عرض کو قبول کر لیا۔

نیز حضرت مفتی صاحب نے بیان کیا کہ حضرت صاحب نے ایک دفعہ مجھے دو گھڑیاں عنایت فرمائیں اور کہا کہ یہ ایک عرصہ سے ہمارے پاس رکھی ہوئی ہیں اور کچھ بگڑی ہوئی ہیں آپ انہیں ٹھیک کرالیں اور خود ہی رکھیں۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) نے بیان کیا کہ:۔

ڈکسن نومبر ۱۹۰۷ء کو ایک روسی سیاح نامی قادیان پہنچے۔ صبح کا وقت تھا حضرت حکیم الامت اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے کے شفاخانے میں وہ فرش پر بیٹھ گئے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ بھی ان کی ملاقات کے واسطے وہیں تشریف لے آئے۔ ڈکسن صاحب اردو نہیں جانتے تھے۔ مولوی محمد علی صاحب ترجمان ہوئے اور دو دن حضرت صاحب انہیں دعوت الی اللہ کرتے رہے۔ صرف ایک شب وہ ٹھہرے۔ گول کمرے میں انہیں ٹھہرایا گیا۔ دوسری صبح انہیں دعوت الی اللہ کرتے ہوئے حضرت صاحب نہر کے پل تک چلتے ان کے ساتھ چلے گئے۔ جماعت کے بہت سے خدام ساتھ تھے۔ نہر پر پہنچ کر انہیں یکہ پر سوار کرایا گیا۔ اور حضرت صاحب مع جماعت واپس آئے۔ ڈکسن صاحب نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا فوٹو لیا تھا۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) سے روایت ہے کہ ایک دفعہ میں لاہور سے قادیان آیا ہوا تھا۔ جمعہ کا دن تھا۔ قبل عبادت جمعہ میں حضرت صاحب کی خدمت میں اندرون خانہ حاضر ہوا۔ فرمایا مفتی صاحب مجھے سخت سر درد ہو رہا ہے اس واسطے میں جمعہ کے لئے "بیت" کو نہیں جاسکتا۔ آپ تشریف لے جائیں۔ حضرت صاحب کے اس فرمانے سے مجھ پر ایسا اثر ہوا کہ میں نے "جامع بیت" میں جا کر نہایت رقت سے حضرت صاحب کی صحت کے واسطے دعا کی ہنوز میں دعا میں معروف ہی تھا کہ حضرت صاحب بیت میں تشریف لے آئے اور فرمایا مجھے سر درد سے آرام ہو گیا اس واسطے میں چلا آیا کہ جمعہ پڑھ لینا چاہئے۔

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپور تھلوی نے بیان کیا دہلی میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ تشریف فرما تھے تو ایک دن حضور شاہ ولی اللہ صاحب (اللہ تعالیٰ ان پر رحمتیں نازل فرماتا رہے) کے مزار پر تشریف لے گئے فاتحہ پڑھی اور فرمایا کہ یہ اپنے زمانہ کے مجدد تھے۔

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) نے بیان کیا کہ حضور (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے) تمام گزشتہ مشہور بزرگان دین حق کا نام ادب سے لیتے تھے اور ان کی عزت کرتے تھے۔ اگر کوئی شخص کسی پر اعتراض کرتا کہ فلاں شخص کی بابت لکھا ہے کہ انہوں نے یہ بات کہی ہے یا ایسا فعل کیا ہے تو فرمایا کرتے (اعمال کا تعلق نیات سے ہے) ہمیں کیا معلوم کہ اصلیت کیا ہے اور اس میں کیا سر تھا یہ لوگ اپنے زمانے کے بڑے بڑے بزرگ ہوئے ہیں ان کے حق میں اعتراض یا سوء ادبی نہیں کرنا چاہئے۔ حضرت جنید۔ حضرت شبلی۔ حضرت بایزید بسطامی۔ حضرت ابراہیم ادھم۔ حضرت ذوالنون مصری۔ چاروں ائمہ فقہ، حضرت منصور، حضرت ابوالحسن خرقانی، وغیرہم صوفیاء کے نام بڑی عزت سے لیتے تھے۔ اور بعض دفعہ ان کے اقوال یا حال بھی بیان فرمایا کرتے تھے۔ حال کے زمانہ کے لوگوں میں آپ مولوی عبداللہ صاحب غزنوی کو بزرگ سمجھتے تھے۔ اسی طرح آپ شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی، حضرت مجدد سرہندی، حضرت سید احمد صاحب بریلوی، حضرت مولوی اسماعیل صاحب شہید کو اہل اللہ اور بزرگ سمجھتے تھے۔ مگر سب سے زیادہ حضرت سید عبدالقادر صاحب جیلانی کا ذکر فرماتے ان کے مقالات بیان کیا کرتے تھے۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) نے بیان کیا۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ جس دالان میں عموماً سکونت رکھتے تھے جس کی ایک کھڑکی کوچہ بندی کی طرف کھلتی ہے اور جس میں سے ہو کر بیت الدعا کو جاتے ہیں۔ اس کمرے کی لمبائی کے برابر اس کے آگے جنوبی جانب ایک فراخ صحن تھا۔ گرمی کی راتیں تھیں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور آپ کے اہل و عیال سب اسی صحن میں سوتے تھے۔ لیکن موسم برسات میں یہ دقت ہوتی تھی کہ اگر رات کو بارش آجائے تو چارپائیاں یا تو دالان کے اندر لے جانی پڑتی تھیں یا نیچے کے کمروں میں۔ اس واسطے حضرت اماں جان (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) نے یہ تجویز کی کہ اس صحن کے جنوبی حصے پر چھت ڈال دی جائے تا کہ برسات کے واسطے چارپائیاں اس کے اندر کر لی جائیں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اس تبدیلی کے واسطے حکم دیا اور راج مزدور کام کے واسطے آگئے حضرت مولوی عبدالکریم صاحب (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) کو جب اس تبدیلی کا علم ہوا تو وہ اس تجویز کی مخالفت کے لئے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے چند اور خدام بھی تھے۔ حضرت صاحب نے عرض کیا کہ ایسا کرنے سے صحن تنگ ہو جائے گا ہوا نہ آئے گی۔ صحن کی خوب صورتی جاتی رہے گی وغیرہ وغیرہ۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ان باتوں کا جواب دیا مگر آخری بات جو حضور نے فرمائی اور جس پر سب خاموش ہو گئے وہ یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے وعدوں کے مطابق فرزند اس بی بی سے عطا کئے ہیں۔ (۔) اس واسطے اس کی خاطر داری ضروری ہے اور ایسے امور میں اس کا کہنا ماننا لازمی ہے۔

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا ایک خطاب

۱۹۶۹ء میں جامعہ نصرت ربوہ کے جلسہ تقسیم اسناد و انعامات کے موقعہ پر حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے طالبات سے فرمایا:۔

خدا حافظ و ناصر ہو جہاں جاؤ جہاں رہو۔

نیک نمونہ بن کر رہو۔ کبھی آپ اکیلی غیر ماحول میں بھی ہوں گی مگر ایک نیک سعادت شعار روحانیت اور ایمان سے معمور فرد کی شخصیت بھی اپنی ذات میں ایک ماحول بن سکتی ہے۔ انسان جہاں اور جس ماحول میں جاتا ہے اس پر اس ماحول کا اثر ضرور ہوتا ہے لیکن جو شخصیتیں اپنے اندر آہنی عزم رکھتی ہیں وہ اپنی ذات میں ایک انجمن ہوتی ہیں وہ ماحول کے سانچے میں نہیں ڈھلتیں بلکہ ماحول کو اپنے سانچہ میں ڈھال لیتی ہیں اور اسے اپنے لئے سازگار بنا لیتی ہیں۔ تم بھی جہاں رہو اپنی جاذب شخصیت کے ذریعے اپنا ماحول خود پیدا کرو۔ میری نصیحت یہی ہے کہ کسی غلط ماحول سے کبھی متاثر نہ ہونا۔ بلکہ ماحول کو اپنے زیر اثر لاؤ۔

اپنے کردار اور عمل میں مطابقت پیدا کریں....... آپ نے اپنی کمزور احمدی بہنوں کی کمزوری کو اخلاق سے پیار سے اپنے دل موہ لینے والے پاکیزہ عمل سے دور کرنے میں ہمیشہ کوشاں رہنا ہے کسی کے پاس کسی کی برائی یا شکایت کبھی نہ کریں۔ خود ہی محبت سے موقعہ مناسب دیکھ کر ان کی غلطی کی طرف ان کو بہت اپنائیت سے متوجہ کریں یہ بھی ہم سب کا فرض ہے۔ یعنی اپنوں اور اپنے گھروں کی اصلاح۔ جو خزانہ آپ کو حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے بخشا ہے اس کی حفاظت کریں کبھی ضائع نہ ہونے دیں۔ آپ کے روحانی الدار میں داخل ہونے والی بنیں تا کہ ابلیس کے زہریلے طاعونی کیڑے آپ پر کبھی اثر انداز نہ ہوں جب جماعتیں بڑھتی ہیں تو ان میں کمزوریاں پیدا ہو جاتی ہیں نئے لوگوں کم تربیت یافتہ افراد کی وجہ سے۔ مگر آپ کا یہ فرض ہے کہ آپ اپنے آپ کو کمزوریوں سے بچائیں رکھیں ایسا نیک نمونہ احمدیت کا بنیں کہ آپ کے ہمسایوں کے' آپ کے ملنے والوں کے دل پکار اٹھیں کہ (۔) درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے اپنے دلوں کو پاک رکھیں۔ زبانوں کو قابو میں رکھیں اپنی بیش قیمت عفت و عصمت کی محافظ رہیں۔ خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور اپنی امان میں رکھے۔

آپ نے اس کالج میں تعلیم پائی ہے جس کا نام جامعہ نصرت حضرت اماں جان کے نام پر

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر ڈاکٹر ناصر احمد پروازی

ربوہ کے احمدی شعراء

اپنی یادداشتوں کے سلسلے "ذہن کے دریچوں سے خودنمائی" میں میں نے اپنے کچھ شاعر، دوستوں اور بزرگوں کا تذکرہ لکھا ہے۔ یہ سلسلہ تو پتہ نہیں کب کتابی صورت میں شائع ہوگا۔ خیال آیا کہ ان شاعروں کے تذکرے کو الگ طور سے مضمون کی صورت میں لکھ دوں۔

ادبی ہوش کی آنکھیں کھلیں تو ربوہ میں مولوی مصلح الدین احمد صاحب راجیکی کی شاعری کا چرچا تھا۔ ان کی نظم "لغزش" بہت مشہور اور زبان زد عام تھی۔ مصلح صاحب سے ملاقات ہوئی تو یوں محسوس ہوا جیسے فانی بدایونی سے ملاقات ہو گئی ہے۔ فانی صاحب کے بارے میں کتابوں میں پڑھ پڑھ کر جو تصور قائم کر رکھا تھا مولوی مصلح الدین اس تصور پر ہو بہو پورے اترے۔ طبیعت کے نہایت مسکین۔ گفتگو میں دھیمے۔ چادر کی بکل۔ سر پر ٹوپی پاؤں میں گرد آلود جوتے۔ ہمارے کچے کوارٹروں کے پاس حافظ غلام محی الدین صاحب نے ایک چھوٹا سا چائے خانہ کھول رکھا تھا بس مولوی صاحب وہیں براجمان رہتے تھے۔ سیلونی کے چائے خانہ میں بھی نہیں جاتے تھے کہتے تھے اس کی نفاست سے دم گھٹتا ہے! ہمیں شعر کہنے کا شوق چرایا تو سب سے پہلے مولوی مصلح الدین احمد صاحب کو اپنا کلام دکھایا۔ آپ نے اصلاح دی مگر ساتھ ہی نصیحت بھی کی کہ اساتذہ کا کلام غور سے پڑھیں، میر، سودا، آتش، ذوق اور غالب کا کلام! خود مولوی صاحب کو میر اور غالب بہت پسند تھے۔ غالب کے تو وہ حافظ تھے۔

مولوی مصلح الدین احمد، حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کے بیٹے تھے۔ باپ کی ولایت سے حصہ وافر پایا تھا۔ حد درجہ مستغنی اور مستغنی الاحوال۔ ان کے ذریعہ معاش کا کسی کو کچھ پتہ نہیں تھا مگر فکر معاش سے ہمیشہ بے نیاز رہے۔ ان کا کلام ان کے چھوٹے بھائی مبشر احمد صاحب راجیکی نے مرتب کر کے شائع کیا تھا لیکن خود ہمیں بھی کئی مقامات پر احساس ہوا کہ چھوٹے بھائی نے بڑے بھائی کے کلام میں جہاں تہاں دخل دیا ہے۔ مگر وہ کلام ان کی پوری شخصیت پر محیط نہیں۔ بہت سا ایسا کلام ہے جو اس میں شامل نہیں یا بوجوہ شامل نہیں کیا گیا۔ اب وہ کلام کون جمع کرے گا؟۔

مصلح الدین احمد کی شخصیت کا جو پہلو اب بھی میرے ذہن میں مستحضر ہے وہ ان کی حرماں پرستی ہے۔ آپ نے حرماں پرستی میں تصوف کی چاشنی پیدا کر دی تھی۔ ان کے شعر درد مندی کی تصویر ہوتے تھے۔ مولوی صاحب کرسی پر اکڑوں بیٹھتے تھے۔ چادر یا کمبل کو اپنے سارے وجود کے گرد لپیٹ لیتے تھے۔ شعر سنانے کا ہوکا نہیں تھا۔ بس کبھی کبھار طبیعت آتی تو سناتے تھے! مجھے اب بھی کل کی طرح یاد ہے کہ حافظ غلام محی الدین کے چائے خانے کی ایک بنچ پر بیٹھے، مولوی صاحب نے غزل سنائی تو حاضرین میں سے ایک صاحب اتنا روئے کہ ان کی گھگھی بندھ گئی۔ غزل تھی۔

سلیقہ نہیں تجھ کو رونے کا ورنہ
بڑے کام کا ہے یہ آنکھوں کا پانی

اس غزل کا مطلع غالباً یہ تھا:

محبت محبت جوانی جوانی
دلوں کا فسانہ، نظر کی کہانی

اسی زمین میں سرگودھے کے مشہور شاعر الطاف مشہدی کی غزل بھی تھی جو ان دنوں بہت مقبول تھی۔ مجھے یوں ہی شبہ سا ہو رہا ہے کہ یہ مطلع شاید الطاف کی غزل کا ہے! بہر حال مولوی صاحب کی غزل سے سننے والے وجد میں آجایا کرتے تھے۔

مصلح الدین احمد کے کلام کے ایک حافظ تو اب بھی ربوہ میں موجود ہیں اور وہ ہیں ہمارے چچا، قبلہ مولوی عبدالعزیز صاحب بھامڑی۔ اب بھی ربوہ کے نوجوانوں میں سے کوئی ہمت کرے تو تو قبلہ مولوی صاحب سے سن سن کر بہت سا کلام جمع کر سکتا ہے! کیا ربوہ کے نوجوان اہل ذوق میں سے کوئی صاحب دل ہے؟

حضرت حافظ مختار احمد شاہجہانپوری ربوہ تشریف لے آئے تو ان سے بھی نیازمندی کا شرف حاصل ہوا۔ حضرت فافظ صاحب، امیر الشعراء، امیر مینائی کے شاگرد تھے اور لکھنؤی دبستان شاعری کے آخری چراغ! قادر الکلامی کا یہ عالم تھا کہ نہایت مشکل زمینوں میں طویل غزلیں کہتے۔ دو غزلہ، سہ غزلہ اور چہار غزلہ تک تو ہم نے بھی سنا ہے۔ غزل کے رویے میں ایک طویل مرثیہ آپ نے کہا:

بیڑیاں توڑ کے چلتے ہوئے یاران کہن
اب اسی دھن میں قریب در زنداں ہوں میں!

اس کے شعروں کی تعداد میرا خیال ہے سینکڑوں تک پہنچتی ہے۔ اس کے کچھ اشعار ہم نے حضرت حافظ صاحب کی زبان مبارک سے سنے ہیں۔

حافظ صاحب، سید عبدالباسط صاحب کی بیٹھک میں ایک پلنگ پر تشریف رکھتے تھے وہی بیٹھک ان کا گھر تھا۔ پلنگ پر ہر طرف کاغذ ہی کاغذ اور کمرے میں ہر طرف کتابیں ہی کتابیں ہوتی تھیں مگر اس بے ترتیبی کے باوجود عالم یہ تھا کہ اگر کسی حوالہ کی ضرورت ہوتی تو حاضر الوقت احباب میں سے کسی سے کہتے: "میاں! ذرا اس ڈھیری میں ساتویں نمبر پر جو کتاب ہے وہ اٹھاؤ اس کے دو سو اٹھارویں صفحے پر چھٹی یا ساتویں سطر میں مطلوبہ حوالہ موجود ہے!" اور ان کی بات باون تولے پاؤ رتی صحیح نکلتی۔ حضرت حافظ صاحب کا کلام بزرگوارم سلیم شاہجہانپوری صاحب مرتب کر رہے تھے۔ معلوم نہیں یہ کام کس مرحلے پر ہے۔ کون سی وادی میں ہے کون سی منزل میں ہے۔ عشق بلاخیز کا قافلہ سخت جاں!۔

بزرگ شعراء میں سے حضرت قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل سے صرف ایک بار ملاقات کا موقع ملا۔ اکمل صاحب بہت ضعیف ہو گئے تھے۔ کھلتا ہوا گندمی رنگ تھا۔ ناک پر چمکیلے سنہری فریم کی عینک تھی۔ اکمل صاحب نہایت زود گو شاعر تھے اور سلسلہ کے پرانے اخبارات و رسائل ان کے کلام سے بھرے ہوئے ہیں۔ ان کی کلیات برادرم محترم جنید ہاشمی صاحب نے چھاپ دی تھی۔ "نغمہ اکمل" مگر یہ کلیات، میر تقی میر کے کلیات کی طرح اتنی ضخیم ہے کہ پڑھنا مشکل ہے۔ دوسرے یہ کہ بے ترتیبی سے چھاپی گئی ہے اور اپنی افادیت کھو بیٹھی ہے۔ اے کاش کوئی اس کو دوبارہ ایڈٹ کر کے چھاپ دے۔ اکمل صاحب کے دونوں بیٹے صاحب ذوق تھے جنید ہاشمی اور شبلی بی کام! شبلی بی کام کے نام کے ساتھ بی کام کا لاحقہ ایسا چپکا کہ ایم کام ہو جانے کے بعد بھی لوگ انہیں بی کام ہی لکھتے رہے۔ کسی زمانہ میں اخبار ملت کے ایڈیٹر تھے۔ مانے ہوئے صحافی اور پاکستانی اخبارات میں اقتصادی ریویو لکھنے کے بانی تھے۔ صدر ایوب کے زمانہ میں بیس خاندانوں کا بہت تذکرہ رہا۔ یہ بیس خاندان وہ تھے جن کی اقتصادی چیرہ دستیوں کا تذکرہ شبلی ایم کام نے کیا تھا۔ بہر حال شبلی صاحب کا سلسلہ سے زیادہ گہرا اور قریبی تعلق نہ رہا اس لئے وہ سلسلہ کے حلقوں میں معروف نہ ہوئے۔ جنید ہاشمی صاحب تعلیم الاسلام کالج کے آفس سپرنٹنڈنٹ تھے اور نہایت اعلیٰ ادبی ذوق رکھتے تھے۔ سلسلہ کے اخبارات و رسائل میں کبھی کبھار ادبی موضوعات پر لکھتے بھی تھے۔ جنید صاحب کی بیٹیوں میں سے قانتہ اور فائزہ اچھی صاحب ذوق لڑکیاں ہیں ایک انگریزی کی پروفیسر ہے ایک فلسفہ کی۔ ان دونوں میں سے کوئی ہمت کرے تو "نغمہ اکمل" کو ایڈیٹ کر سکتی ہیں!۔

ربوہ کے تین شاعروں سے ہماری بہت دوستی رہی۔ عبدالسلام اختر، نسیم سیفی اور روشن دین تنویر۔ اب تو اس دنیا میں نہیں ہیں تیسرے کی درازی عمر کے لئے ہم دعاگو ہیں۔ زندہ شاعروں کے بارہ میں لکھنا تو مشکل ہوتا ہی ہے مگر مرے ہوؤں کے بارہ میں لکھنا زیادہ ذمہ داری کا کام ہے کیونکہ وہ اپنے بارہ میں کی گئی غلط بیانیوں کا جواب نہیں دے سکتے یا غلط طور پر منسوب کی گئی بات کی تردید نہیں کر سکتے۔

عبدالسلام صاحب اختر نہایت نغزگو شاعر تھے۔ ناگپور یونیورسٹی سے فلسفہ کے ایم اے تھے۔ اور شاعر باپ، یعنی ماسٹر علی محمد صاحب بی اے بی ٹی کے بیٹے تھے۔ زندگی وقف کر کے سلسلہ کی خدمت میں مستعد رہے۔ وفات کے وقت ایڈیشنل ناظر بیت المال تھے۔ نائب ناظر تعلیم بھی رہے۔ گھٹیالیاں کالج کے پرنسپل بھی رہے مگر شاعری کسی حال میں بھی نہیں چھوڑی۔ کلام پر قدرت رکھتے تھے اور بڑے جذب و شوق سے جھوم جھوم کر پڑھتے تھے۔ ان کی ایک نظم "مور" بہت مشہور ہوئی جب جھوم جھوم کر سناتے تو لوگ ان کے شعروں سے زیادہ ان کے جھولنے کا لطف لیتے اور "ونس موز" "ونس مور" کے نعرے لگاتے! اختر صاحب کی سادہ لوحی بہت مشہور تھی وہ کلام سنانے کا شوق بھی رکھتے تھے۔ ایک روز غریب خانہ پر تشریف لائے۔ ہمارا پوچھا۔ اباجی حضرت مولانا نے بتایا کہ "کالج گیا ہوا ہے" کالج تشریف لے گئے۔ ہم وہاں نہیں تھے واپس ہمارے گھر پہنچے تو اباجی نے بٹھالیا اور کہا: اختر صاحب! اپنا تازہ کلام مجھے سنائیے میں شاعر تو نہیں شاعر کا باپ ہوں! اختر صاحب نے کہا: آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ میں تازہ کلام سنانے کے لئے آیا ہوں!"۔ اباجی نے کہا: دیکھو میاں! شاعر شعر کہنے کے بعد اس بے تابی سے سامع کی تلاش میں گھومتا ہے جیسے مرغی انڈا دینے کے لئے مناسب جگہ کی تلاش میں ماری ماری پھرتی ہے۔ آپ جس بے تابی سے ناصر کو ڈھونڈ رہے ہیں وہ آپ کی حالت کی غماض ہے۔ شعر ارشاد ہو!" اس سارے ڈرامے کا کلائمکس یہ ہے کہ اختر صاحب نے کلام سنانا شروع کر دیا۔ اللہ بخشے کیسے سادہ دل لوگ تھے۔

اختر صاحب کا کلام یکجا ہو سکتا ہے تو سلسلہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۰

کے ادب میں اچھا اضافہ ہوتا۔ ان کے بیٹے نیدو اور ٹونی ہمارے شاگرد ہوئے (ان کے اصل نام ہمیں یاد نہیں آرہے) اچھے سعادت مند لڑکے ہیں وہ یہ پڑھیں تو ہماری بات پر کان دھریں۔ کہیں نائیلہ بٹی سن پائے تو وہ اس کام پر کمربستہ ہو۔ ان کا باپ کوئی ایسا معمولی شاعر نہیں تھا کہ اس کا کلام یوں ہی رسالوں میں پڑا پڑا ضائع ہو جائے۔ مکرم میاں عبدالسمیع نون ایڈووکیٹ سرگودھا' اختر صاحب کے بڑے مداح تھے اور اختر صاحب اکثر ان کی نوازشات کا چرچا کرتے تھے۔ نون صاحب ہی توجہ کریں۔

آج اپنی ایک کمزوری بھی بیان کردیں۔ اختر صاحب کی وفات کو لمبا عرصہ گذرا مگر ہم آج تک ان کے گھر افسوس کے لئے نہیں گئے۔ کئی دوستوں نے کہا بھی کہ آپ کا تو اختر صاحب سے بڑا یارانہ تھا آپ ان کے بچوں کو ایسے بھول گئے؟ ہم نے سنی ان سنی کردی۔ سچی بات یہ ہے کہ ہم دوستوں کو ہمیشہ زندہ سمجھتے ہیں ان کے مرنے کا افسوس کیوں کریں؟

اے ہم نفسان محفل ما
رفتید ولے نہ از دل ما

دوستوں کا وہی تصور آنکھوں میں موجود رہنا چاہیے۔ یہ آرہے ہیں وہ جارہے ہیں۔ یہ چل رہے ہیں وہ پھر رہے ہیں!۔ دوسرے شاعر روشن دین تنویر! الفضل کا ایڈیٹر بننے اور احمدی ہونے سے قبل وکالت کرتے تھے۔ احمدی ہوئے تو پڑھنے لکھنے کی طرف توجہ ہوئی۔ الفضل کے ایڈیٹر مقرر ہو گئے تو اس کو اوڑھنا بچھونا بنالیا۔ تنویر صاحب احمدی ہوئے تو پڑھنے لکھنے کی طرف توجہ ہوئی۔ الفضل کے ایڈیٹر مقرر ہو گئے تو اس کو اوڑھنا بچھونا بنالیا۔ تنویر صاحب شاعر تو اعلیٰ درجے کے تھے ہی نثر بھی بڑی مدلل اور خوب صورت لکھتے تھے۔ ہر روز کسی علمی موضوع پر اداریہ لکھنا ان کا خالہ جی کا گھر نہیں مگر تنویر صاحب کے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا۔ ان کا ذہن بڑا صاف تھا۔ حقہ گڑگڑاتے جاتے اور اداریہ لکھتے جاتے تھے.. شعروں کے باب میں بھی یہی بات صادق آتی تھی۔ مگر شعروں کی نوک پلک سنوارنے پر بڑی محنت کرتے تھے اور سو باتوں کی ایک بات کہ اپنے کمزور شعروں کو ترک کردینے میں انہیں کبھی عار محسوس نہ ہوئی! ہم نے کئی بار دیکھا کہ پندرہ پندرہ بیس بیس شعر کی نظم رات میں کہی مگر صبح اٹھ کر ان میں سے آدھے شعر قلم زد کر دیئے۔ ان کے بعض مسودات ہم نے دیکھے ہیں اور ان کی جگر کاوی کی داد دی ہے!

دو چار برس پیشتر' پنجاب یونیورسٹی نے روشن دین تنویر پہ ایم اے کا مقالہ لکھنے کی منظوری دی۔ ہماری ایک احمدی بچی' عزیزہ صفیہ کلثوم سلمہا نے یہ موضوع چنا۔ مگر وہ بھی بعد میں خدا معلوم کسی کے کہے سنے پر اس موضوع سے دست بردار ہو گئی۔ ہمیں بہت دکھ ہوا۔ یہ کام ہو جاتا تو ادب میں ایک اچھا اضافہ ہوتا۔ کوئی بات نہیں کوئی اور صاحب دل یہ کام کرلے گا۔ یہ بات ہم اس لئے لکھ رہے ہیں کہ احمدی شعراء میں سے روشن دین تنویر کا مرتبہ اتنا بلند ہے کہ پنجاب یونیورسٹی ان پر ایم اے کا مقالہ لکھنے کی منظوری دے دیتی ہے۔

تنویر صاحب کا اور ہمارا تعلق دوستی کا تھا۔ عمروں کا تفاوت کبھی اس دوستی میں حائل نہ ہوا۔ وہ بڑے بوڑھے اور ہم ان کے سامنے کل کے بچے! مگر آفرین ہے کہ تنویر صاحب نے ادبی مسائل کے بارہ میں ہماری رائے کو ہمیشہ ہی وقعت دی۔ "الفضل" میں کبھی کبھی ہمارا کلام چھاپ بھی دیتے تھے اور اپنی مرضی سے کانٹ چھانٹ بھی کردیتے تھے ہم نے کبھی برا نہیں مانا۔ اس طرح ان کا یہ عالم تھا کہ اتنی پختہ کاری کے باوجود کسی بات پر کھٹک جاتے تو ہماری رائے طلب کرتے اور مناسب سمجھتے تو مان بھی لیتے تھے۔

تنویر صاحب کی اہلیہ کہیں جوانی ہی میں گزر گئیں تھیں ان کا ایک بیٹا تھا اور وہ بیچارا ذہنی مریض تھا اور مینٹل ہسپتال میں تھا۔ تین بیٹیاں ہی سب کچھ تھیں۔ انہیں پالا پوسا' پڑھایا لکھایا۔ عفت حامی ٹیچر بنیں۔ عظمت ڈاکٹر بنیں۔ تیسری بیاہ کر ولایت چلی گئیں تو تنویر صاحب کو گھر بسانے کا خیال آیا۔ ایک روز ہمیں بلا کر بتایا کہ آج عصر کے وقت میرا نکاح ہے تم ضرور آنا۔ چنانچہ دارالرحمت غربی کی الیبت میں غالباً مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے نکاح کا اعلان فرمایا۔ نکاح کے بعد آپ سیدھے اپنی ہونے والی بیوی کے مکان پر تشریف لے گئے اور جا دروازہ کھٹکھٹایا کہ "چلئے نکاح تو ہو گیا" وہ نیک بی بی برقعہ پہن کر ساتھ ہو لیں۔ اللہ نے ایک بیٹی اور دی فرحت تنویر! لندن میں ہے دو تین برس پہلے ہم لندن گئے تو فرحت سے فون پر رابطہ کرنے کی کوشش کی مگر افسوس کہ اس سے رابطہ نہ ہو سکا۔ اللہ خوش رکھے۔ سعادت مند بچی ہے۔

تنویر صاحب عین عید قربان کے دن اس دنیا سے رخصت ہوئے۔ آپ نے کیا حسب حال شعر مرنے سے کئی برس پیشتر کہہ رکھا تھا۔

عید قربان ہے مگر عید کا سامان کہاں!
جان قربان کروں؟ تن میں مگر جان کہاں!

تنویر صاحب اپنے رنگ کے وضع دار آدمی تھے۔ ہم نے پندرہ بیس برس کی رفاقت کے دوران انہیں ایک یا دو بار شیروانی پہنے دیکھا اور وہ بھی اس شان سے کہ دوسرے کاج میں پہلا بٹن اور تیسرے کاج میں چوتھا بٹن ڈال رکھا ہے اور ادھر ادھر سے بے نیاز چلے جارہے ہیں۔ ایک روز ٹوپی بھی پہن رکھی تھی اور شیروانی بھی۔ ہم نے کہا "خیر تو ہے؟" کہنے لگے: "حضرت صاحب سے مل کر آرہا ہوں! ایک شعر ہو گیا ہے سنو:

مست ہیں جو بادہ پندار میں!
لڑکھڑاتے ہیں ترے دربار میں!

ربوہ کے ایک شاعر' واقعی ناقدری کا شکار رہے اور وہ تھے مولانا محمد صدیق صاحب امرتسری اللہ نے انہیں ذوق سلیم سے نوازا تھا۔ ان کے شعروں میں برجستگی ہوتی تھی۔ زبان بھی صاف ستھری مگر ان کا میدان محدود تھا۔ صرف دینی شعر کہتے تھے۔ کہیں کہیں معاملہ بندی بھی آ جھلکتی تھی مگر ایسے میں جیسے آٹے میں نمک! ان کی ایک نظم "ایک دینی سفر کے دوران" خاصے کی چیز ہے۔ جزائر بورنیو یا سنگاپور کی کسی باؤلی بیچ کا منظر ہے۔ مگر واحسرتا! کہ یہ نظم ان کے نغمات صدیق' میں شامل نہیں کیونکہ اس کا مزاج ان کے باقی کلام سے بالکل جدا تھا اس لئے آپ نے اسے کلیات میں سے خارج کردیا۔

افسوس بے شمار سخن ہائے گفتنی
خوف فساد خلق سے ناگفتہ رہ گئے!

مولانا بھی طویل نظمیں کہتے تھے مگر طوالت کا احساس نہیں ہونے دیتے تھے۔ ذوق سلیم سے بہرہ مند تھے اس لئے اپنے شعروں پر بہت محنت کرتے تھے۔ ان کی نثر بھی خاص رواں دواں ہوتی تھی۔ اپنی دعوت الی اللہ کے واقعات و تجربات آپ نے قلمبند کئے ہیں ان میں بھی خوب راونی اور چاشنی ہے۔

ربوہ کے بے پناہ صلاحیتوں والے دو شاعروں کا ذکر رہا جاتا ہے۔ مولانا ابوالحسن قدسی اور ان کے بیٹے نعیم قدسی!! قدسی صاحب فارسی گو شاعر تھے۔ فارسی میں اتنی مرصع غزل ہم نے بہت کم لوگوں کو کہتے سنا! غالب کی زمین میں غزل کہی تو ہم مدتوں یہ نہ تفریق کرپائے کہ کون سا شعر غالب کا ہے اور کون سا قدسی صاحب کا!۔

بسمل بہ وقت ذبح طپیدن گناہ من!
دانستہ دشنہ تیز نہ کردن گناہ کیست!

صفات الٰہی پر غور کرو اور وہی صفات اپنے اندر پیدا کرو نتیجہ یہ ہوگا کہ قرب الٰہی کی راہ قریب تر ہوتی جائے گی اور اس کی قدوسیت اور سبحانیت تمہاری پاکیزگی اور طہارت کو اپنی طرف جذب کرلے گی۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

ڈاکٹر عبدالسلام کا ایک خطاب

ڈاکٹر عبدالسلام نوبل انعام یافتہ نے ایک موقعہ پر کہا۔

امریکہ یوروپ اور بھارت کے ملکوں میں ہر بجٹ سے پہلے سائنسی پالیسی کا اعلان کیا جاتا ہے لیکن ہمارے یہاں پاکستان میں ایسا نہیں ہوتا۔ انہوں نے کہا کہ کچھ عرصہ قبل پاکستان پلاننگ کمیشن کے سربراہ سے انہوں نے کہا کہ سائنس پر مبنی صنعتوں کے بارے میں فیصلے کرنے سے قبل سائنس دانوں سے بات کرلیا کریں جس کے جواب میں پلاننگ کمیشن کے اس سربراہ نے کہا کہ وہ اپنے گھر کے معاملات چلانے کے لئے اپنے باورچی سے مشورہ کرنا پسند نہیں کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ترقی پذیر ممالک میں لوگ سائنس کے بارے میں غیر سنجیدہ ہیں پاکستان دیگر ترقی پذیر ممالک سے بھی پیچھے ہے انہوں نے کہا کہ ترقی یافتہ ممالک اور ہمارے درمیان فرق جمہوریت کا نہیں سائنس کا ہے کیونکہ جمہوریت تو روس میں بھی نہیں ہے انہوں نے کہا کہ امریکہ میں بائیس ہزار سائنسی فاؤنڈیشنز ہیں جو سائنس دانوں کی مدد کرتی ہیں۔ لیکن ہمارے ہاں کون ہے جو جیب سے سائنس کے نام پر ایک روپیہ بھی نکالے۔ پاکستان کی ترقی اور خوشحالی کے لئے لازمی ہے کہ چین کی طرز پر تحقیق اور تجربہ گاہوں کے کام میں اضافہ کیا جائے ٹیکنالوجی کی تربیت حاصل کرنے والوں کو ڈپلوما نہیں ڈگریاں دی جائیں۔

پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام نے مشورہ دیا ہے کہ لاہور میں اعلیٰ ٹیکنالوجی کا پوسٹ گریجوایٹ انسٹی ٹیوٹ قائم کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ قرآن مجید کا آٹھواں حصہ تحقیق و علم کی ہدایت ہے تو یہاں زکوٰۃ کا آٹھواں حصہ تحقیق و علم پر خرچ کیوں نہیں ہوتا۔ ہم سائنس اور ٹیکنالوجی حاصل کرکے ہی عالمی برادری میں اپنی توہین آمیز حالت بدل سکتے ہیں۔ ہمیں علاج کے لئے بیرون ملک جاتے ہوئے شرم کیوں نہیں آتی۔ پاکستانی ڈاکٹروں نے کوئی کام نہیں کیا۔ مجھے تو خیر سے آپ مانتے ہی نہیں انہوں نے کہا کہ آپ مجھے مسلمان نہ مانیں لیکن مسجد تعمیر کرنے کی صلاحیت رکھنے والا غیر مسلم راج ہی تسلیم کرلیں۔ انہوں نے کہا کہ سائنس تدبر تحمل اور دوسروں کی رائے کا احترام سکھاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستانی قوم ایک عظیم قوم ہے لیکن ہمیں اپنی عظمت کا

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات واقعات شخصیات-

نون سین

طرزلہ بوسنیا کے سرب

بوسنیا کے ایک سرب لیڈر نے گزشتہ ہفتہ کے روز کہا کہ ہو سکتا ہے کہ یہ بات ہمارے لئے ضروری ہو جائے کہ طرزلہ کے مسلمانوں کو آزاد کروایا جائے۔ جو طرزلہ میں ہیں جہاں سرب لوگوں کو ان کی مرضی کے خلاف مسلمانوں نے پکڑ کر رکھا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس بات کی کوئی وجہ نہیں کہ مسلمان سارایووو میں چالیس ہزار سربوں کو گھیرے میں لئے رکھیں۔ اور طرزلہ میں بیس ہزار مزید اور اسی طرح سرب یوگوسلاو لوگوں کو قبضے میں رکھا جائے یہ بات بوسنیا کی ایک نیوز ایجنسی نے بتائی ہے انہوں نے کہا کہ جہاں تک طرزلہ کا تعلق ہے یہ ایک کلیدی صنعتی شہر ہے جہاں کی آبادی ایک لاکھ بیس ہزار ہے یہ شہر خاص طور پر خطرناک ثابت ہو سکتا ہے کیونکہ اس کی وجہ سے سرب لڑاکے اور بھی زیادہ اس بات پر مائل ہوں گے کہ چونکہ یہاں سربوں کو مسلمانوں نے اپنے قبضہ میں رکھا ہوا ہے اس لئے اسے آزاد کروایا جائے۔ کہتے ہیں کہ بوسنیا کے سرب گزشتہ ہفتے اس علاقے پر حملہ آور ہوئے۔ جن علاقوں پر وہ حملہ آور ہوئے ان کا نام کولوؤ اور کالانج ہے۔ جو سارایووو کے شمال میں ۷۰ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے سیاسی تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ سکیم یہ ہو کہ طرزلہ کو گھیرے میں لے لیا جائے اور یہاں کے مسلمان لیڈروں کو اس بات پر مجبور کیا جائے کہ وہ صدر عالیجاہ عزت بیگووچ کی حمایت چھوڑ دیں اور ان سے الگ ہو کر ایک معاہدہ طے کرلیں۔ اس سرب لیڈر نے کہا کہ انہوں نے مسلمان لیڈروں پر یہ بات واضح کردی ہے کہ ان کے لئے یہ زیادہ بہتر ہے کہ وہ سربوں کو آزاد کردیں۔ بجائے اس کے کہ سربوں کی فوج کو یہ موقعہ دیا جائے کہ وہ انہیں آزاد کروائے۔ جب سرب وہاں سے چلے جائیں گے تو مسلمان سربوں کے علاقوں کو چھوڑ کر طرزلہ میں رہائش اختیار کرسکیں گے اور وہ انہیں مکانوں میں رہ سکیں گے جو سرب لوگ چھوڑ کر جائیں گے اس دوران ایک سرب لیڈر نے جو اپنے لئے الگ علاقہ چاہتے ہیں کہا کہ ایک سرب سٹیٹ بنائی جائے۔

عراق کویت

ویت عاظتی خندق کھود رہا ہے اور عراقی اس سلسلے میں مزاحمت کر رہے ہیں۔ ایک ہفتے میں دو دفعہ عراقیوں کی ایک خاصی تعداد کویت میں داخل ہو کر اس خندق کی کھدائی کو روکنے کے لئے کوشش کر رہی ہے۔ دوسری دفعہ کہا جاتا ہے کہ ۶۰۰ عراقی کویت میں داخل ہوئے ان میں زیادہ تر عورتیں اور بچے ہیں اور ان سب نے صدر صدام حسین کی تصاویر اٹھائی ہوئی ہیں اور ان کے ساتھ ہی عراقی جھنڈا بھی۔ یہ لوگ ہفتہ کے روز کویت میں داخل ہوگئے اور انہوں نے خندق کھودنے والوں سے کہا کہ خندق کھودنا بند کیا جائے۔ عالمی برادری تک یہ اطلاع اقوام متحدہ کے نمائندے نے دی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ لوگ دو گھنٹے تک وہاں رہے اور اس کے بعد واپس عراق میں داخل ہو گئے عراق کا موقف یہ ہے کہ اقوام متحدہ نے مئی میں یہ جغرافیائی حدود جو کویت کی مقرر کی تھیں ان سے اسے اتفاق نہیں ہے۔ کیونکہ ان حدود کے مطابق کویت کو زمین کا ایک حصہ جسے عراقی کہا جا رہا ہے دے دیا گیا ہے۔ سرکاری اخبار الجمہوریہ نے اتوار کے روز کہا کہ کویتیوں نے ان لوگوں پر جو احتجاج کر رہے تھے گولیاں برسائیں جن لوگوں پر گولیاں برسائی گئیں ان میں زیادہ تر عورتیں اور بچے تھے۔ مزاحمت کرنے والوں نے کہا کہ وہ اس مزاحمت کو اس وقت تک جاری رکھیں گے جب تک کہ انہیں فتح نہ حاصل ہو جائے یعنی جب تک کہ ان کی یہ بات نہ مانی جائے کہ وہاں کھدائی کا کام ختم کر دیا جائے اور نہ صرف یہ کہ کھدائی کا کام ختم کیا جائے بلکہ جتنی خندق کھودی جا چکی ہے اس کو بند کیا جائے۔ دراصل عراقی اپنے اس مطالبہ پر مصر ہیں کہ جو علاقہ اقوام متحدہ نے کویت کو دیا ہے وہ کویت کا نہیں بلکہ عراقی حکومت کا ہے۔ اس لئے وہاں سے عراقی کسانوں کو بے دخل کرنے کا کوئی جواز نہیں ہے۔ ہفتہ کے روز جو مظاہرے کئے گئے اس میں اقوام متحدہ کے کام کرنے والوں پر بھی فائر کیا گیا۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے عراقیوں کو یہ سمجھانے کی کوشش کی کہ انہیں اقوام متحدہ کی مقرر کردہ حدود مان لینی چاہئیں لیکن کہا جاتا ہے کہ ان کی اس نصیحت کے باوجود عراقیوں نے اپنی مزاحمت جاری رکھی۔ کچھ دیر کے بعد کویتیوں میں سے پھر ایک شخص نے ایک ہوائی فائر کیا اور عراقی کسی قدر پیچھے ہٹ گئے۔ غالباً ان کے پیچھے ہٹنے کی وجہ یہ تھی کہ مزاحمت کرنے والوں میں زیادہ تر عورتیں اور بچے شامل تھے۔ جو پتھراؤ عراقیوں کی طرف سے کیا گیا۔ اس کے نتیجہ میں ایک کویتی سپاہی بھی زخمی ہوا۔

جنرل عبدالوحید / رجمنٹل مراکز

جنرل عبدالوحید چیف آف آرمی سٹاف نے رجمنٹل مراکز سے کہا ہے کہ انہیں چاہیے کہ جن ریکروٹوں کو وہاں پر تربیت دی جا رہی ہے ان پر مکمل طور پر اپنی توجہ مرکوز کریں تاکہ انہیں پیشہ ورانہ اہلیت میں کمال حاصل ہو جائے۔ انہوں نے کہا کہ یہی ایک صورت ہے جس سے نوجوان نہایت اچھے فوجی بن سکتے ہیں۔ چوبیسویں سنٹر کی تین روزہ کانفرنس میں جو فوجی آڈیٹوریم راولپنڈی میں منعقد کی گئی جمعرات کے روز چیف آف آرمی سٹاف نے اس بات پر زور دیا کہ رجمنٹل مراکز کی شدید ضرورت ہے اور یہی ایسی جگہیں ہیں جہاں مختلف لوگ آپس میں مل جل کر رہنا سیکھ سکتے ہیں۔ یہاں پر جو تربیت حاصل کرنے آتے ہیں وہ اپنے سماجی ثقافتی پس منظر کو سامنے رکھتے ہوئے سب سے گھل مل جاتے ہیں۔ اور ان کی بہتر تربیت اور ان کا حقیقی میلان جس کا اظہار ان مراکز پر ہوتا ہے ایسی باتیں ہیں جو انہیں نسلی امتیاز یا قبائلی امتیاز سے بالاتر کر کے بہتر فوجی بنا دیتی ہے جن کے دلوں میں کوئی علاقائی تعصب نہیں رہتا۔ جنرل وحید نے تلقین کی کہ مرکز کے کمانڈنٹ کو چاہیے کہ وہ ایسے اقدام کریں کہ تمام علاقوں کے لوگوں کو برابری کی سطح پر لیا جائے۔ خاص طور پر وہ علاقے جو دور دراز ہیں ان کی طرف زیادہ توجہ دینی چاہیے انہوں نے مزید کہا کہ ہمیں انتخاب کے وقت یعنی ان نوجوانوں کو منتخب کرنے کے وقت خاص ہوشمندی سے کام لینا چاہیے کیونکہ ملک میں بہت اچھا انسانی مواد موجود ہے۔ چیف آف آرمی سٹاف نے مرکز کمانڈنٹ سے کہا کہ وہ ایک نہایت قابل قدر کام میں مصروف ہیں اور ان کا یہ کام کہ وہ بہتر لوگوں کو تلاش کریں نہایت اچھا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے ملک کا تقدس قائم رکھنے کے لئے قومی دفاعی امور میں حصہ لیں گے۔ انہوں نے مزید توجہ دلائی کہ اس انتخاب کے لئے افسران بالا کو بہت احتیاط کرنی چاہیے۔

نوٹنگھم کے لارڈ میئر

نوٹنگھم (انگلستان) کے لارڈ میئر چوہدری محمد ابراہیم نے کہا ہے کہ کشمیریوں کو حق خود ارادیت ملنا چاہئے اور یہ معاملہ اتنا ہی اہم ہے جتنا کہ فلسطینی مسئلہ یا جنوبی افریقہ میں نسلی امتیاز کی پالیسی۔ یہ لارڈ میئر جن کا تعلق میرپور سے ہے آزاد جموں کشمیر کے دورے پر تھے اور وہاں کے دارالحکومت میں ہفتہ کے روز انہوں نے کہا کہ برطانوی لوگ کشمیری مسئلہ اس کیفیت سے چھوڑ گئے ہیں کہ یہ غیر حل شدہ ہے۔ اور اب یہ ذمہ داری کشمیریوں کی ہے کہ وہ اپنے حقوق حاصل کریں۔ انہوں نے کہا کہ ان کا تعلق انگلستان میں لیبر پارٹی سے ہے۔ اور لیبر پارٹی کشمیریوں کے حق خودارادیت کی پوری تائید کرتی ہے۔ وہ یہ چاہتے ہیں کہ کشمیری اکٹھے ہو کر رہیں۔ ان کا یہ خیال بھی ہے کہ یہ کوئی علاقائی جھگڑا نہیں ہے جسے پاکستان اور ہندستان کا جھگڑا سمجھا جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ میں مہاجرین کو جو اس علاقے سے آئے ہیں دیکھ کر بڑا پریشان ہوا ہوں ان میں کئی لوگ معذور ہو چکے ہیں اور ہندوستانی فوج کے ظلم و ستم کی وجہ سے ان کی حالت غیر ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم سب مل جل کر کام کریں۔ اور برطانیہ کے اراکین پارلیمنٹ پر یہ بات واضح کریں کہ یہ ان کا اخلاقی حق ہے کہ اب وہ کشمیریوں کو حق خودارادیت دلائیں۔ چوہدری ابراہیم صاحب نے کہا کہ اب تک برطانیہ کے عوام الناس مقبوضہ کشمیر کی سیاسی اہمیت سے اور اس مسئلے کے گھمبیر ہونے سے واقف نہیں ہیں۔ صرف چند سال پہلے یہ ایک ہلکی سی رو وہاں چلی تھی جس کا برطانوی پریس میں ذکر آیا تھا اب ضرورت اس بات کی ہے کہ عوام الناس تک یہ بات پہنچائی جائے۔

بھارتی انتخابات

انتخابات کے موقعہ پر بندوقچیوں نے وزیر اعظم نرسیمہ راؤ کی کانگریس پارٹی کے ایک شخص کو ووٹنگ سنٹر کے باہر گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ اس علاقے کے ارد گرد سڑکوں پر جھڑپیں ہو رہی تھیں۔ بی۔ جے۔ پی اور کانگریس کا شدید مقابلہ ہے جیسا کہ ہمارے قارئین جانتے ہوں گے جب اجودھیا میں بابری مسجد کو مسمار کیا گیا تھا تو کانگریس کی وفاقی حکومت نے چار ریاستوں کی حکومتوں کو برطرف کر دیا تھا ان چاروں ریاستوں میں بی جے پی کی حکومت تھی ان میں سے ایک اترپردیش کی حکومت بھی تھی۔ کہا جاتا ہے کہ سینکڑوں غنڈوں نے پولنگ سٹیشنوں پر حملے کر دئے اور اس بات کی کوشش کی کہ بیلٹ پیپر پر اپنے اپنے امیدواروں کی مہریں لگا دیں۔ اس موقعہ پر پولیس کو فائرنگ کرنی پڑی۔ یہ لوگ جو اس طرح کوشش کر رہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تھے کہا جاتا ہے کہ دونوں پارٹیوں سے تعلق رکھتے تھے ایک آدمی تو مارا گیا چھ مزید زخمی ہوئے۔ ونکٹا نائیڈو جو ہندو بھارتیہ جنتا پارٹی کے ایک نمائندہ ہیں نے کہا ہے کہ اس موقعہ پر وسیع پیمانے پر تشدد ہوا ہے۔ یہ شخص اترپردیش میں خاصا معروف ہے اور انتخابات میں امیدوار کی حیثیت سے کھڑا ہے نائیڈو نے کہا ہے کہ پولیس بی جے پی کی مخالف پارٹیوں کا ساتھ دے رہی ہے اور انہوں نے اس پارٹی کے چالیس افراد کو حراست میں لے لیا ہے انہوں نے اس بات کا بھی مطالبہ کیا کہ جن علاقوں میں تشدد بھڑک اٹھا تھا ان میں پولنگ دوبارہ کروائی جائے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ مطالبہ سترہ علاقوں کے سلسلے میں کیا گیا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ جتنا ہمیں پتہ چلا ہے دراصل تشدد اس سے کہیں زیادہ ہوا ہے ہمیں ہر جگہ سے پوری رپورٹیں نہیں ملیں۔ کہا جاتا ہے کہ جب سے ہندوستانیوں نے ووٹنگ شروع کی ہے یہ تشدد سب سے زیادہ تھا۔

بقیہ صفحہ ۳

رکھا گیا ہے۔ آپ ان کی حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رشتہ سے روحانی بیٹیاں ہیں۔ آپ نے اس نام کی لاج رکھنی ہے ربوہ کی تربیت کی لاج رکھنی ہے۔ باہر والی احمدی بہنوں کے مقابلے میں آپ نے زیادہ اچھا نمونہ دکھانا ہے۔ اس کو کبھی نہ بھولیں۔ یہ بار امانت ہے آپ کو ہمیشہ اس کا امین بن کر رہنا ہوگا۔ خدا تعالیٰ آپ کو نیک بنائے نیک نصیب رہے نیک مبارک جوڑے ملیں اور نیک نسلوں کی مائیں بنیں اپنے والدین کے لیے قرۃ العین اور ہمیشہ ذکر خیر اور ان کے بعد ان کے درجات کی بلندی کا موجب بنیں۔

بقیہ صفحہ ۵

احساس نہیں پاکستان میں سب سے زیادہ ذمہ داری پنجاب پر عائد ہوتی ہے دیگر معاملات کے علاوہ پاکستان کی بقاء کے سلسلے میں بھی۔ ڈاکٹر پروفیسر عبد السلام نے کہا کہ فیض احمد فیض کی طرح وہ بھی طویل عرصہ تک ملک بدر رہے ہیں جب وہ طویل عرصہ کے بعد لاہور آئے تو انہیں حیرت ہوئی کہ دنیا میں ایک ایسا بھی شہر ہے جہاں دن رات میری پسندیدہ زبان بولی جاتی ہے اور جہاں دن رات لوگ وہی کھانے کھاتے ہیں جو مجھے پسند ہیں انہوں نے بتایا کہ جھنگ کے سکول میں جب انہوں نے بجلی اور نیوکلیر کے بارے میں پہلی بار پڑھا۔ تو استاد نے بتایا تھا کہ بجلی لاہور میں ہوتی ہے۔ اور نیوکلیئر یوروپ میں ہوتا ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام نے کہا کہ وہ پاکستان میں حلقہ ارباب سائنس تحریک کا آغاز کرتے ہیں اس تحریک کے لئے انہوں نے تھرڈ ورلڈ اکاڈمی آف سائنسز کی جانب سے ایک ہزار ڈالر کے عطیہ کا اعلان کیا۔

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر ۲۹۲۹۳ میں شازیہ مبشر زوجہ مبشر محمود قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی ساکن پیپلز کالونی فیصل آباد ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۲-۱۱-۶ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱- زیورات طلائی وزنی ساڑھے چار تولہ مالیتی ۱۵۰۰۰ روپے ۲- حق مہر ۱۵۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۵۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ شازیہ مبشر زوجہ مبشر محمود ۱۳۵۲ بی پیپلز کالونی فیصل آباد گواہ شد نمبر ۱ لقمان احمد ۱۴۵ اسی بلاک کالونی فیصل آباد گواہ شد نمبر ۲ مبشر محمود خاوند موصیہ

مسل نمبر ۲۹۲۹۴ میں شیخ محمد منشاء ولد شیخ محمد شفیع قوم شیخ پیشہ دوکانداری عمر ۵۸ سال بیعت پیدائشی ساکن گلشن راوی لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۳-۱۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰۰ روپے ماہوار بصورت دوکانداری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد شیخ محمد منشاء ولد شیخ محمد شفیع ۵۳۰- اے بلاک گلشن راوی لاہور گواہ شد نمبر ۱ ارشاد احمد ورک وصیت نمبر ۱۶۶۰۸ گواہ شد نمبر ۲ ارشد علی وصیت نمبر ۲۰۷۶۵

مسل نمبر ۲۹۲۹۵ میں انجم طارق ولد شیخ محمد منشاء قوم شیخ پیشہ کاروبار عمر ۳۱ سال بیعت پیدائشی ساکن گلشن راوی لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۱۰-۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰۰ روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد انجم طارق ولد شیخ محمد منشاء ۵۳۰- اے بلاک اے گلشن راوی لاہور گواہ شد نمبر ۱ ارشاد احمد ورک وصیت نمبر ۱۶۶۰۸ لاہور گواہ شد نمبر ۲ ارشد علی لاہور وصیت نمبر ۲۰۷۶۱

مسل نمبر ۲۹۲۹۶ میں تنویر طارق ولد شیخ محمد منشاء قوم شیخ پیشہ کاروبار عمر ۲۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلشن راوی لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۱۰-۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰۰ روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد تنویر طارق ولد شیخ محمد منشاء ۵۳۰- اے بلاک اے گلشن راوی لاہور گواہ شد نمبر ۱ ارشاد احمد ورک لاہور وصیت نمبر ۱۶۶۰۸ گواہ شد نمبر ۲ ارشد علی چوہدری لاہور وصیت نمبر ۲۰۷۶۵

مسل نمبر ۲۹۶۹۷ میں ندیم احمد طارق ولد شیخ محمد منشاء قوم شیخ پیشہ کاروبار عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۱۰-۰۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰۰ روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ندیم احمد طارق ولد شیخ محمد منشاء ۵۳۰- اے بلاک اے گلشن راوی لاہور گواہ شد نمبر ۱ ارشاد احمد ورک لاہور وصیت نمبر ۱۶۶۰۸ گواہ شد نمبر ۲ ارشد علی چوہدری لاہور وصیت نمبر ۲۰۷۶۵

مسل نمبر ۲۹۲۹۸ میں خادم حسین ولد عبد الرحمان قوم اعوان پیشہ کاروبار عمر ۸۰ سال بیعت ۱۹۴۸ء ساکن چکتند ضلع چکوال بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۸-۲۷ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ۱- ایک پلاٹ ۱۰ مرلہ قیمت ۵۰۰۰۰ روپے ۲- نقد ۱۰۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰ روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی

باقی صفحہ ۸ پر

تبدیلی فون نمبر

	سابقہ نمبر	نیا نمبر
حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ	652	212252
محترم ڈاکٹر ظہیر الدین منصور احمد صاحب	578	211168
محترم ملک منور احمد جاوید صاحب نائب ناظر ضیافت (گھر)	-	212185
دار الضیافت	479	212479
مکرم مولوی بشیر احمد قمر صاحب مربی سلسلہ	-	211118
خلافت لائبریری	437	212437
مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب (انچارج خلافت لائبریری) گھر	716	212416
مکرم حبیب الرحمان زیروی صاحب (گھر)	511	212411
مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان (دفتر)	648	212349
مکرم خالد محمود الحسن بھٹی (گھر)	328	212328

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : ۲۷-نومبر- سردی قدرے بڑھ گئی ہے ربوہ کا درجہ حرارت :
۲۳ درجے سنٹی گریڈ

○ امریکہ کا جھکاؤ پاکستان کی طرف ہونے سے بھارت کو تشویش لاحق ہو رہی ہے۔ نہ صرف امریکی امداد بحال ہو جائے گی بلکہ پاکستان کو خصوصی مراعات بھی ملیں گی۔ پاکستان کا یہ موقف درست تسلیم کر لیا گیا ہے کہ این پی ٹی پر دستخطوں کے لئے صرف پاکستان ہی پر دباؤ کیوں ڈالا جا رہا ہے۔

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ حکومت تاج کمپنی اور کواپریٹو کے متاثرین کو لوٹی ہوئی پونجی واپس دلائے گی۔ سکینڈل میں ملوث افراد کو بخشا نہیں جائے گا چاہے وہ کتنے ہی با اثر کیوں نہ ہوں۔

○ پاکستان نے جاپان کو جواب دیا ہے کہ اگر بھارت این پی ٹی پر دستخط کر کے عالمی تحفظات قبول کر لے تو پاکستان بھی اس کے لئے تیار ہے۔ جاپان نے پاکستان پر زور دیا ہے کہ وہ این پی ٹی پر دستخط کر کے بین الاقوامی توانائی ایجنسی کے تحفظات کو قبول کر لے جس میں ایٹمی تنصیبات کے معائنہ کرانے کو کہا گیا ہے۔

○ نوابزادہ نصراللہ خان نے کہا ہے کہ ایٹمی پروگرام پر قومی اسمبلی کے بند اجلاس میں بات ہونی چاہئے۔

○ سری نگر میں درگاہ حضرت بل کے اردگرد بھارت کے نیم فوجی دستوں کی مسلسل تعیناتی کے خلاف جمعہ کو مقبوضہ کشمیر میں مکمل ہڑتال کی گئی۔ سیاسی جماعتوں اور مجاہدین کے ۳۰ گروپوں پر مشتمل کشمیر فریڈم کانفرنس نے اس ہڑتال کی اپیل کی تھی۔ ہڑتال کے باعث تمام دفاتر سکول بینک اور دوسرے ادارے بند رہے۔ میر واعظ مولوی عمر فاروق نے بھارتی حکومت کو الٹی میٹم دیا ہے کہ اگر ۷- دسمبر تک حضرت بل کا محاصرہ ختم نہ کیا گیا تو پھر پوری وادی کے مسلمان درگاہ کی طرف مارچ کریں گے۔ اور اگر پھر بھی درگاہ کے اردگرد کے فوجی دستے نہ ہٹائے گئے تو پھر کشمیری پاکستان کی طرف مارچ کریں گے اور سرحد پار کر کے پاکستان میں داخل ہو جائیں گے۔

○ صدر مملکت ملک میں سیاسی ہم آہنگی پیدا کرنے کے لئے اپوزیشن کے رہنماؤں سے بات چیت کریں گے۔ اس مقصد کے لئے وہ بات چیت کا آغاز میاں نواز شریف سے بات چیت کے ذریعے کریں گے۔

○ وزیر اعظم لاہور میں کچی آبادیوں کے مکینوں میں مالکانہ حقوق کی اسناد تقسیم کریں گی۔

○ قائد حزب اختلاف میاں نواز شریف نے مسئلہ کشمیر پر ساٹھ ممالک کی حمایت سے اقوام متحدہ میں پیش کی جانے والی قرارداد کو یکطرفہ طور پر واپس لینے کے فیصلے کی مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ حکومت اپنے اصولی موقف سے پسپا ہو گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے ہماری تیس ماہ کی محنت سے حاصل ہونے والی کامیابی کو ۳۰ دن میں ضائع کرنے کی کوشش کی ہے۔

○ وزیر اعظم نے سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں ۱۳ فیصد اضافے کی منظوری دے دی ہے۔ اس کا اعلان آئندہ چند ہفتوں میں کر دیا جائے گا۔

○ بھارتی ماہرین نے بھارتی حکومت پر زور دیا ہے کہ کشمیر کا مسئلہ حل کرنے سے پہلے پاکستان کے ساتھ سیاچن سے فوجیں نکالنے کا معاہدہ کیا جائے اس پر بھارت کو سالانہ ایک ہزار کروڑ روپے کی بچت ہو گی۔

○ سندھ کے وزیر اعلیٰ نے کہا ہے کہ ایم کیو ایم کی پسندیدہ وزارتیں حاصل کرنے کی شرط ہمیں منظور نہیں ہے۔ حکومت سندھ میں فوج کے بغیر امن و امان کے قیام کے لئے منصوبہ بندی کر رہی ہے۔

○ آٹھویں ترمیم کا جائزہ لینے والی کمیٹی دو ہفتے میں اپنی رپورٹ پیش کر دے گی۔ پیر کو اسلام آباد میں کمیٹی کا اجلاس ہو گا۔ اس کے علاوہ فلور کراسنگ کے بارے میں جامع بل بھی جلد لایا جائے گا۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ مسٹر منظور وٹو نے نگران حکومت کے دور کا صوبائی ترقیاتی پروگرام مسترد کر دیا ہے۔ وزیر اعلیٰ کی طرف سے پنجاب کا سالانہ ترقیاتی پروگرام پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ جونیجو گروپ کے انتخابی منشور کی روشنی میں نئے سرے سے مرتب کرنے کی ہدایت کر دی گئی ہے۔

○ بنگلہ دیش میں اپوزیشن کے ۹۲- اراکین پارلیمنٹ نے احتجاجی استعفیٰ دینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ عوامی لیگ کے اراکین پارلیمنٹ نے اپنے استعفے پارٹی کی قائد شیخ حسینہ واجد کے حوالے کر دیئے ہیں۔

○ مقبوضہ کشمیر میں مجاہدین نے سری نگر ٹی وی سٹیشن پر راکٹوں سے حملہ کر دیا اور چیف انجینئر کو ہلاک کر دیا۔ حملے سے ٹی وی سٹیشن کی عمارت کو شدید نقصان پہنچا۔

○ سٹیٹ بینک کے گورنر نے بتایا ہے کہ اس وقت ملک میں افراط زر کی شرح ۱۲ فیصد ہے۔ انہوں نے کہا کہ افراط زر کی شرح کو کنٹرول کرنے کے لئے مارک اپ کی شرح احتیاط سے مقرر کرنے کی ضرورت ہے۔

○ صدر فاروق احمد خان لغاری گڑھی خدا بخش میں ذوالفقار علی بھٹو کے مزار پر پھولوں کی چادر چڑھائیں گے۔

○ وزیر داخلہ اور وزیر قانون پر مشتمل خصوصی کمیٹی نے ۱۹۹۰ء میں نکالے گئے ہزاروں ملازمین کے کیسوں پر نظر ثانی شروع کر دی ہے۔

○ پنجاب اسمبلی کے قائد حزب اختلاف میاں شہباز شریف نے کہا ہے کہ ضمنی انتخابات میں دھاندلی پر بھڑک اٹھنے والی احتجاج کی آگ موجودہ نظام کو بھسم کر کے راکھ کر دے گی۔ اگر جعلی ووٹ بھگتائے گئے تو ہمارے کارکن جعلی ووٹوں والے ڈبے جلا دیں گے۔

○ منشیات کے سمگلروں کے خلاف فوج کے تعاون سے فیصلہ کن آپریشن ہو گا۔

○ حکومت نے حساس نوعیت کی معلومات کے علاوہ تمام سرکاری خط و کتابت اوپن کرنے کا فیصلہ کیا ہے تا کہ خواہش مند نجی اداروں اور افراد کو تمام معلومات اور اعداد و شمار فراہم ہو سکیں۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے اعلان کیا ہے کہ اپریل ۹۴ء سے ابتدائی تعلیم کو لازمی قرار دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ غریبوں اور امیروں کے درمیان تعلیم کے فرق کو ختم کر دیا جائے گا۔

بقیہ : ص ۷

وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد خادم حسین ولد عبد الرحمان چکنند ضلع چکوال گواہ شد نمبر ۱ عطا محمد ولد فتح خان چکنند ضلع چکوال گواہ شد نمبر ۲ رفیع احمد ولد خادم حسین چکنند ضلع چکوال

داخلہ جاری ہے

الیکٹریشن - ریفریجریشن اینڈ ائیر کنڈیشننگ ٹریڈز میں داخلہ جاری ہے۔
بیکار رہنے کی بجائے ہنر سیکھئے
کلاسیں یکم دسمبر ۹۳ء سے شروع ہونگی
الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر منظور شدہ ربوہ

طلائی و نقرئی زیورات کی معیاری دوکان
الحمد جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون : ۲۱۱۱۵۹

دھوبی اور ربوہ کے گردونواح میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت ہمارے ذریعے کیجئے اور خدمت کا موقع دیجئے۔
شریف احمد بھٹی
پراپرٹی سنٹر
۱۰- بلال مارکیٹ (اقصیٰ روڈ)
نزد ریلوے کراسنگ دھوبی
فون گھر : ۴۳۱ دفتر : ۵۲۱

جرمن ہومیوپیتھک ادویات
مدر ٹنکچرز، پوٹینسیاں، اور بائیوکیمک کی تمام ادویات - خالی شیشیاں کے علاوہ ہر قسم کی ٹکیاں اور گولیاں بھی دستیاب ہیں۔ شوگر آف ملک اور پاکستانی ادویات بھی دستیاب ہیں
کیور ویل میڈیسن ڈاکٹر راجہ ہومیو کمپنی رجسٹرڈ
گول بازار ربوہ پاکستان - فون آفس ۱۷۷، کلینک ۱۲۱

زکام اور گلے کی خرابی کا بروقت، مفید اور موثر علاج
قند شفاء
جوشاندے کا انسٹنٹ پوڈر نہایت سریع الاثر قیمت فی ڈبی ۱۲/-
حب سعال
کھانسی خشک ہو یا تر۔ گلے کی خراش ہو یا نزلہ شروع ہو ایک گولی منہ میں رکھ کر چوسیں قیمت فی ڈبی ۱۰/-
بیماری نہ بھی ہو تو آجکل کے خشک موسم میں پیش بندی کے طور استعمال کیجئے ● ربوہ کے ہر دکاندار سے طلب کریں۔ ● دکاندار حضرات معقول کمیشن پر مال لے سکتے ہیں
● بیرون جات کے مریض بذریعہ ڈاک طلب کریں
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون : ۲۱۱۵۳۸

پتہ